توبہ...... تمام مسائل کا واحد حل!

محمد یاسر حبیب

اللہ تعالیٰ کا قانونِ قدرت بھی عجیب ہے، جس طرح اس کے فیصلے آسمانِ دنیا کے لیے اٹل ہیں اسی طرح انسانی کائنات میں بھی اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور قانون اٹل ہے، اسی کے فیصلے چلتے ہیں جب وہ عزت لاتا ہے تو ذلت سے بھی عزت کے فیصلے نکلتے ہیں، جب وہ کسی کی حفاظت کا ارادہ فرماتا تو سانپ اور اژدہے بھی نگران بن جاتے ہیں، اسی طرح جب وہ بدامنی کو پھیلاتا ہے تو بھائی، بھائی کے سینے میں خنجر اتار دیتا ہے اور بیٹا باپ کے سینے میں گولی پار کردیتا ہے اور ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لیے موت کا پیغام بن جاتا ہے، اسی طرح جب وہ امن کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا والے لاکھ چاہیں لیکن جنگ برپا نہیں کرسکتے۔ جب وہ محبتوں کے فیصلے فرمادیتا ہے تو نفرتوں کی آگ ایسے ٹھنڈی ہوجاتی ہے کہ جلانے سے بھی نہ جلے۔

آج آپ غور وفکر کیجیے کہ ملک عزیز پاکستان ان دنوں جس صورتحال کا شکار ہے اس سے ملک میں رہنے والا ہر شہری پریشان اور فکرمند ہے، مسائل اس قدر زیادہ ہیں کہ عوام تو عوام حکمرانوں کے پاس بھی ان مسائل سے نمٹنے کے لیے کوئی واضح لائحہ عمل موجود نہیں ہے۔ اگرچہ وقتی طور پر ہمارے حکمران قوم سے وعدے تو کررہے ہیں لیکن معلوم یوں ہوتا ہے کہ حکمرانوں کے یہ دعوے خدانہ کرے خام خیال ہی ثابت ہوں۔ میں جب بھی ان مسائل پر غور کرتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب مسائل ہمارے اپنے نامۂ اعمال کی شامتیں ہیں جو ہم پر مختلف مسائل کی صورت میں مسلط ہیں اس لیے کہ وہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اس ملک میں ہم نے روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نام پر جن چیزوں کو فروغ دیا وہ نہ صرف یہ کہ اسلامی تعلیمات کی منافی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قہر کو دعوت دینے کے مترادف ہیں، آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک میں آج کل جسے دیکھئے وہ حالات کا رونا رورہا ہے کسی کو مہنگائی نے دیوار کے ساتھ لگا رکھا ہے تو کسی کو ملک میں بڑھتی ہوئی انارکی نے تشویش زدہ کررکھا ہے تو کچھ لوگ آنے والے بجٹ کی تھلکہ خیزیوں سے لرزاں دکھائی دیتے ہیں الغرض ملک کی مجموعی صورتحال نہایت تشویشناک ہوتی چلی جارہی ہے۔

اس تمام صورتحال کا ذمہ دار کون ہے اس کے تعین کے لیے ضروری ہے کہ آج ہم سب مل کر کچھ وقت کے لیے غور وفکر کریں کہ آیا وہ کون سی ایسی وجوہات ہیں جن کی بناء پر آج ہم اور ہمارا ملک ایک ایسے دوراہے پر آکے کھڑے ہوگئے ہیں جہاں سے آگے صرف تباہی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ یقین مانیے اگر آج ہم نے اس بات کا صحیح معنوں میں ادراک کرلیا اور اپنے طرزِ عمل میں تبدیلی لے آئے تو انشاء اللہ آنے والا وقت ہم سب کے لیے امن وسلامتی اور برکتیں لے کر آئے گا اور ہمارے وہ تمام مسائل خود بخود حل ہوتے چلے جائیں گے جن کی وجہ سے انسان انسانیت سے محروم ہوتا چلا جارہا ہے۔

میں جب بھی ان تمام مسائل پر غور کرتا ہوں تو میرا یہ یقین مزید پختہ ہوتا جاتا ہے کہ یہ تمام پریشانیاں اور مسائل جو آج ہم پر مسلط ہیں اس کے کہیں نہ کہیں ذمہ دار ہم خود بھی ہیں معلوم یوں ہوتا ہے کہ یہ سب ہمارے اپنے نامۂ اعمال کی شامتیں ہیں جو مختلف مسائل کی صورتوں میں ہم پر مسلط ہیں، آج ہمارے معاشرے میں جس طرح برائیاں عام ہوچکی ہیں اور جس طرح موجودہ زمانے میں برائی کو برا کہنا بھی از خود برا ہو چلا ہے اور من حیث القوم ہم ان برائیوں اور معاشرتی خرابیوں کو جس طرح اپنا چکے ہیں

ان کا وبال ہم پر ان مسائل کی صورت میں آن پڑا ہے کیونکہ کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا، ذرا سوچئے تو سہی یہ کیسے ہوسکتا ہے ہم پر ایک ساتھ اتنے سارے مسائل اکھٹے مسلط ہو جائیں ایک پریشانی ختم ہونے کا نام نہیں لیتی کہ دوسری منہ کھولے کھڑی ہوتی ہے، آخر کوئی تو وجہ ہوگی جو ہم اس طرح مختلف مسائل میں گھر گئے ہیں یہ تمام چیزیں خود بخود تو نہیں ہو گئیں آخر ان کے پیچھے بھی کوئی نظام ہے، ممکن ہے کہ اس میں ہمارے حکمرانوں کی غلط پالیسیاں بھی شامل ہوں لیکن کہیں نہ کہیں ان تمام مسائل کے ذمہ دار ہم خود بھی ہیں۔

آج اپنے اطراف میں نظر ڈالیے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ کون سی نافرمانی ہے جس کے ہم مرتکب نہیں ہورہے، سود کی لعنت ہو یا رشوت خوری یا اشیاء خوردونوش میں ملاوٹ ہو اسی طرح ہمارا رہن سہن اور طرز معاشرت، جسے جدت کا نام دے کر ہم نے اپنایا اور قبول کیا، افسوس تو اس بات کا ہے کہ کردار سے تو ہم ویسے ہی عاری ہو چکے تھے اب گفتار میں بھی غیروں کے رنگ میں رنگ گئے ہیں اور ان تمام برائیوں کو اپنے معاشرے میں رواج دے دیا ہے اور ماتھے پہ شکن ڈالے بغیر ان کو قبول کر لیا، تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر کسی نہ کسی صورت میں مسلط ہونا تھا، چنانچہ یہ مہنگائی، اشیاء خوردونوش کی قلت اور دیگر تمام مسائل انہیں برائیوں کو اپنانے کا نتیجہ ہیں، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو قطعاً غلط نہیں ہوگا کہ یہ ان برائیوں کی نحوست ہے جسے ہم نے اپنے معاشرے میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نام پر فروغ دیا۔

اگر آج ہم ان گناہوں سے توبہ کرنے کا ارادہ کرلیں تو وہ وقت دور نہیں جب ملکی بدحالی خوشحالی اور ہریالی میں بدل جائے گی اور نفرتوں کی جگہ امن وسکون اور محبتیں لے لیں گی، اس کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی ذات سے ابتداء کریں، جب تک ہم خود ٹھیک نہیں ہوں گے اس وقت تک کوئی بھی ٹھیک نہیں ہوسکتا، حکمرانوں کو گالیاں دینے سے حالات میں سدھار نہیں آسکتا اس لیے کہ مخبر صادق نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرما دیا تھا جیسے تمہارے اعمال ہوں گے ویسے ہی حکمران تم پر مسلط کیے جائیں گے، ہمیں یہ سمجھنا ہوگا حالات کا بدلنا اور بگاڑنا اوپر والے کا کام ہے اور حالات میں سدھار تب ہی واقع ہوگا جب ہم رب کی مانیں گے، رب کے فرمانبردار بنیں گے، جب رب کی مانیں گے تو رب بھی ہماری مانے گا، ہماری فریاد کو سنے گا...... کاش آج ہم اس احساس کو اپنے دلوں میں اجاگر کر لیں کہ ہمارے تمام تر مسائل کا واحد حل صرف توبہ کے ساتھ وابستہ ہے......!!!